حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل کون؟

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابی یعقوب نے، انہوں نے ابن ابی نعم سے سنا اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا، شعبہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی مار دے تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں، جب کہ یہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کر چکے ہیں، جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دونوں (نواسے حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

شیعہ رافضیوں کا اعتراف

الشیعہ عالم مرتضٰی المطہری نے اعتراف کیا کہ حسین (ع) کو انہی کے شیعہ نے ہی قتل کیا تھا

٣٧٤٦ ـ حدَّثنا صدَقةُ حدَّثنا ابن عُيَينةَ حدَّثنا أبو موسىٰ عن الحسنِ سمعَ أبا بكرةَ «سمعتُ النبيَّ ﷺ على المنبرِ والحسنُ إلى جَنبِهِ ، يَنظر إلى الناسِ مرةً وإليهِ مرةً ويقول: ابني هٰذا سَيِّد ، ولعل اللهَ أن يُصلِحَ بهِ بينَ فِئَتينِ منَ المسلمين» . [انظر الحديث: ٢٧٠٤ ، ٣٦٢٩].

٣٧٤٧ ـ حدَّثنا مسدَّدٌ حدَّثنا المعتمرُ قال: سمعتُ أبي قال: حدَّثنا أبو عثمانَ «عن أُسامةَ بن زيدٍ رضيَ اللهُ عنهما عنِ النبيِّ ﷺ أنه كان يأخُذُهُ والحسنَ ويقول اللَّهُمَّ إني أُحِبُّهما فأحِبَّهما . أو كما قال» . [انظر الحديث: ٣٧٣٥].

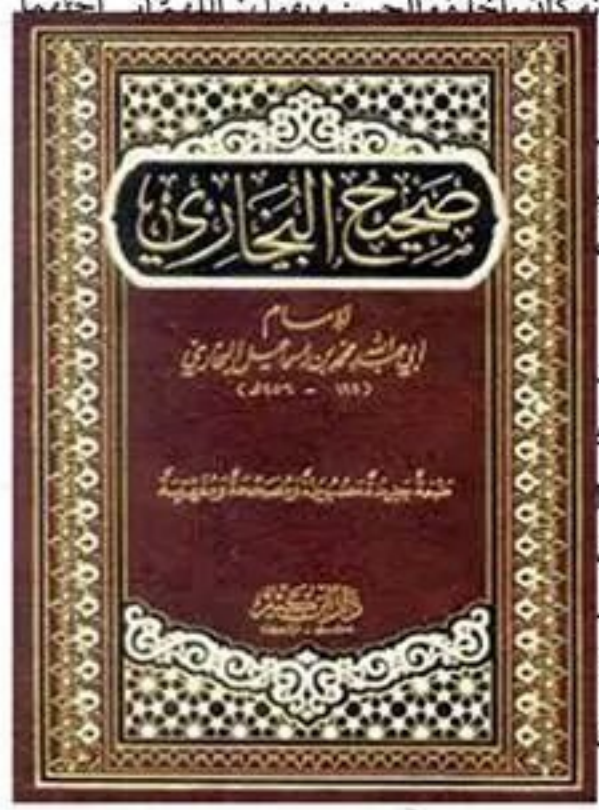

٣٧٤٨ ـ حدَّثني محمدُ بن الحسين بنِ إب
عن محمدٍ عن أنس بنِ مالكٍ رضيَ اللهُ عنه «أُتِ
في طَستٍ فجَعَلَ يَنكتُ وقال في حُسنهِ شيئاً
مخضوباً بالوَسْمة» .

٣٧٤٩ ـ حدَّثنا حَجَّاجُ بن المنهالِ حدَّث
رضيَ اللهُ عنه قال: «رأيتُ النبيَّ ﷺ والحسنُ

٣٧٥٠ ـ حدَّثنا عَبدانُ أخبرَنا عبدُ اللهِ قا
أبي مُلَيكةَ عن عُقبةَ بنِ الحارثِ قال: «رأيتُ
بأبي شبيهٌ بالنبيِّ . ليس شبيهٌ بعليّ . وعليٌّ يَض

٣٧٥١ ـ حدَّثني يحيىٰ بنُ مَعين وصدَقةُ
عن أبيهِ عنِ ابنِ عمرَ رضيَ اللهُ عنهما قال: «ق
[انظر الحديث: ٣٧١٣].

٣٧٥٢ ـ حدَّثنا إبراهيمُ بن موسىٰ أخبرَنا هشامُ بن يوسفَ عن مَعْمرٍ عن الزُّهريِّ عن أنسٍ . وقال عبدُ الرزَّاقِ: أخبرَنا مَعْمرٌ عنِ الزهريِّ أخبرَني أنسٌ قال: «لم يكنْ أحدٌ أشبَهَ بالنبيِّ ﷺ من الحسنِ بن عليٍّ» .

٣٧٥٣ ـ حدَّثنا محمدُ بن بَشَّارٍ حدَّثنا غُندَرٌ حدَّثنا شُعبةُ عن محمدِ بن أبي يعقوبَ سمعتُ ابنَ أبي نُعيمٍ سمعتُ عبدَ اللهِ بنَ عمرَ وسألَهُ عنِ المُحْرِمِ ـ قال شُعبةُ أحسبُهُ يَقتلُ الذُّبابَ ـ فقال: أهلُ العِراقِ يسألون عنِ الذُّبابِ وقد قَتَلوا ابنَ ابنةِ رسولِ اللهِ ﷺ ، وقال النبيُّ ﷺ: هما رَيحانَتايَ منَ الدنيا» . [الحديث ٣٧٥٣ ـ طرفه في: ٥٩٩٤].

ثلاثين عاماً على رحلة الرسول الأكرم !

وبعد مضي خمسين عاماً على تلك الرحلة فقد صار يزيد بن معاوية هو الخليفة ، والوصي ، على شؤون المسلمين ، وقام بقتل ابن النبي بذلك الشكل الفجيع وعلى أيدي جماعة من المسلمين ، كانت تنطق بالشهادتين وتُصلي ، وتؤدي مناسك الحج وتُدبر معاملاتها كافة طبقاً للتعاليم الإسلامية ، وتُزوّج أبناءها ، وتدفن موتاها في مقابر المسلمين .

وهذه الجماعة لم تكن قد تنكرت للإسلام ـ وإلاّ لما كان هناك لغزٌ مُحيّر في مسلسل الحدث ـ ولا كانت تُنكر حرمة مقام الإمام الحسين ، أو اعتقدت ـ أعوذ بالله ـ بخروج الحسين على الدين ، بل إنها كانت تعتقد بالتأكيد بأفضلية الإمام الحسين على يزيد .

والآن كيف تمكن حزب أبي سفيان من استلام السلطة أساساً ، ومن ثم ماذا حدث حتىٰ صار المسلمون ، بل وشيعتهم هم قتلة الإمام الحسين (ع) ، بالرغم من عدم اعتقادهم باستحقاقه للقتل ، بل حتىٰ إنهم كانوا يحترمون دمه أكثر من دم أي مسلم آخر ؟!

فمن ناحية استلام السلطة من قِبَل حزب أبي سفيان ، ينبغي الإشارة هنا إلى أنّ أحد الأمويين ، ممن لم يكن لهم سابقة سيئة بين المسلمين الأوائل ، كان قد وصل إلى سدة الخلافة .

وهذا بدوره أفسح المجال لإيجاد موطىء قدم للأمـ
الحكومة الإسلامية ، بحيث إنهم صاروا يُطالبون بملكية الخ
ما صرّح به مروان بن الحكم أمام الثوار الذين كانوا قد أل
هذا بالإضافة إلى أنّ موطىء القدم هذا كان قد هُيئت ا
الخليفة عمر ، الذي بدوره ساهم في صعود الأمويين للسل
لمعاوية واليا على بلاد الشام وسورية ، الغنية خصوصاً ، إذ
اللغز الذي لم نجد له حلاً ، لكون عمر كان يجري تعـ

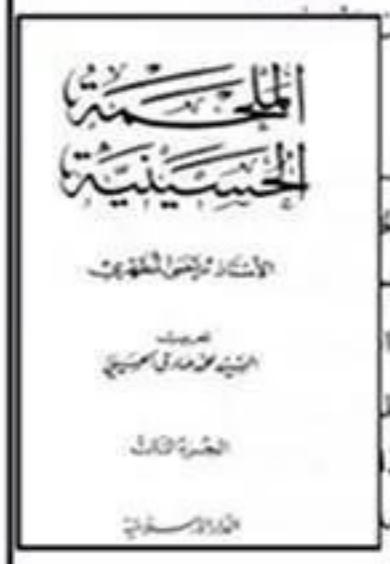

أبو القاسم فائق

حسین رضی اللہ عنہ کو کس نے دھوکا دیا؟

حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہمیں ایک بری خبر آئی ہے کہ

مسلم بن عقیل اور ھانی بن عروہ اور عبداللہ بن یقطر قتل کئے گئے ہیں،

ہمارے شیعوں نے ہی ہم سے دھوکا کیا

شیعہ کتاب: اعلام الوری باعلام الھدی/ صفحہ 237

شیعہ کتاب: بحار الانوار/ جلد 44 / 374

*****

کیا اب بھی شیعہ قاتل حسین رضی اللہ نہیں؟؟؟

اے شیعہ جسے تم امام معصوم سمجھتے ہو اور ہر سال ان کی محبت کا جھوٹا دعوی کر کے ماتم کرتے ہو انہی کی زبانی

ہے کہ "ہمارے شیعوں نے ہی ہم سے دھوکا کیا"۔

اب یا تو امام حسین کی بات کو جھٹلا دو اور کہو کہ امام حسین نے غلط کہا ہے

یا پھر مان جاو کہ قاتل امام حسین شیعہ رافضہ ہیں اور آج تک ماتم کر کے کفارہ ادا کر رہے ہیں۔

يكونوا عليك،[1] فنظر إلى بني عقيل فقال: ما ترون؟ فقالوا: لا والله لا نرجع حتّى نصيب ثارنا أو نذوق ما ذاق، فقال الحسين: لا خير في العيش بعد هؤلاء.

ثمّ أخرج إلى النّاس كتاباً فيه: أمّا بعد فقد أتانا خبر فظيع قتل مسلم بن عقيل وهاني بن عروة وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحبّ منكم الانصراف فلينصرف في غير حرج فليس عليه ذمام فتفرّق الناس عنه وأخذوا يميناً وشمالاً حتّى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه ونفر يسير ممّن انضمّوا إليه وإنّما فعل ذلك لأنّه علم أنّ الأعراب الّذين اتّبعوه يظنّون أنّه يأتي بلداً قد استقام عليه فكره أن يسيروا معه إلاّ وهم يعلمون على ما يقدمون.

ثمّ سار حتّى مرّ ببطن العقبة فنزل فيها فلقيه شيخ من بني عكرمة يقال له: عمرو بن لوذان فقال: أنشدك بالله على الأسنّة وحدّ السيوف وإنّ هؤ ووطّؤوا لك الأسياف فقدمت عليه الرأي ولكنّ الله تعالى لا يغلب على هذه العلقة من جوفي فإذا فعلوا ذلك الأمم.

ثمّ سار حتّى انتصف النّهار فقال: لم كبّرت فقال: رأيت النخل ما رأينا به نخل قطّ قال: فما ترونه ذلك، فما كان بأسرع حتّى طلعت حتّى وقف هو وخيله مقابل الحسي يزيد من القادسيّة، فقدم الحصين فصلّى الحسين عليه السلام وصلّى الح وأثنى عليه وقال:

أيّها الناس إنكم إن تتّقوا الله

(١) أي بدت وظهرت أعناق الخيل.

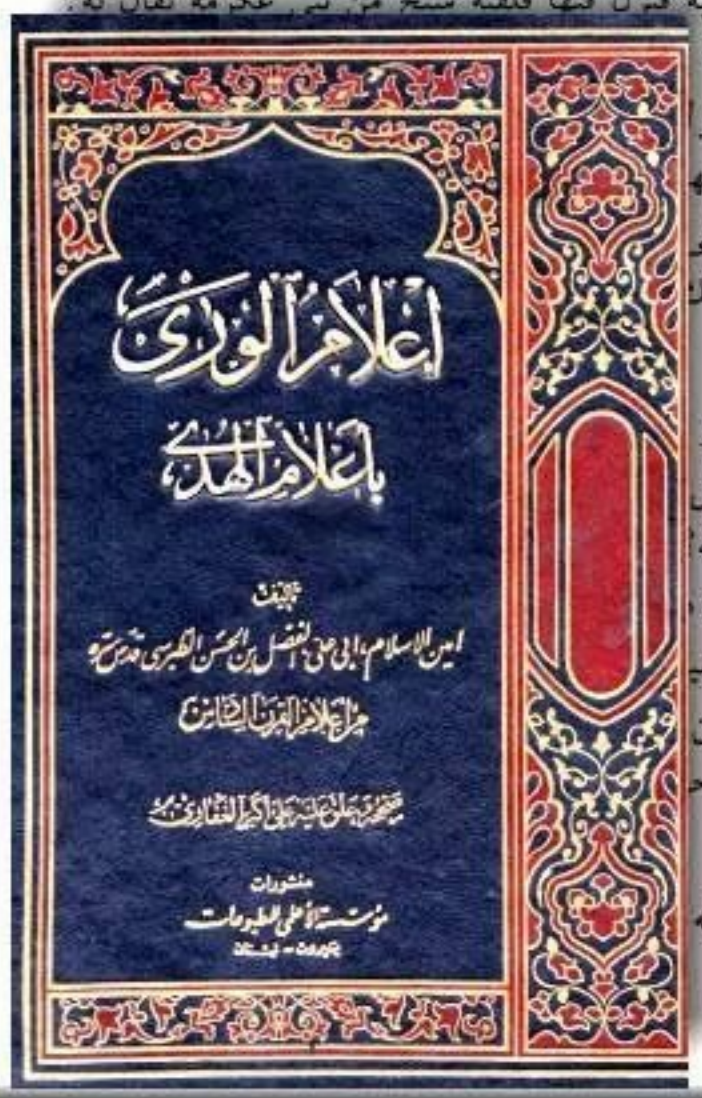

facebook.com/ansarulsunnah

امام حسین علیہ السلام کو شھید کرنے والے کوفی شیعوں کہ نام

شیعہ رافضی ملا باقر مجلسی اپنی کتاب جلاء العیون میں ایک روایت نقل کرتا ھے کہ میدان کربلا میں امام حسینؓ نے خط لکھنے والے شیعہ کوفیوں کو ان کہ ناموں کیساتھ پکارا جو آپ سے جنگ کر رھے تھے

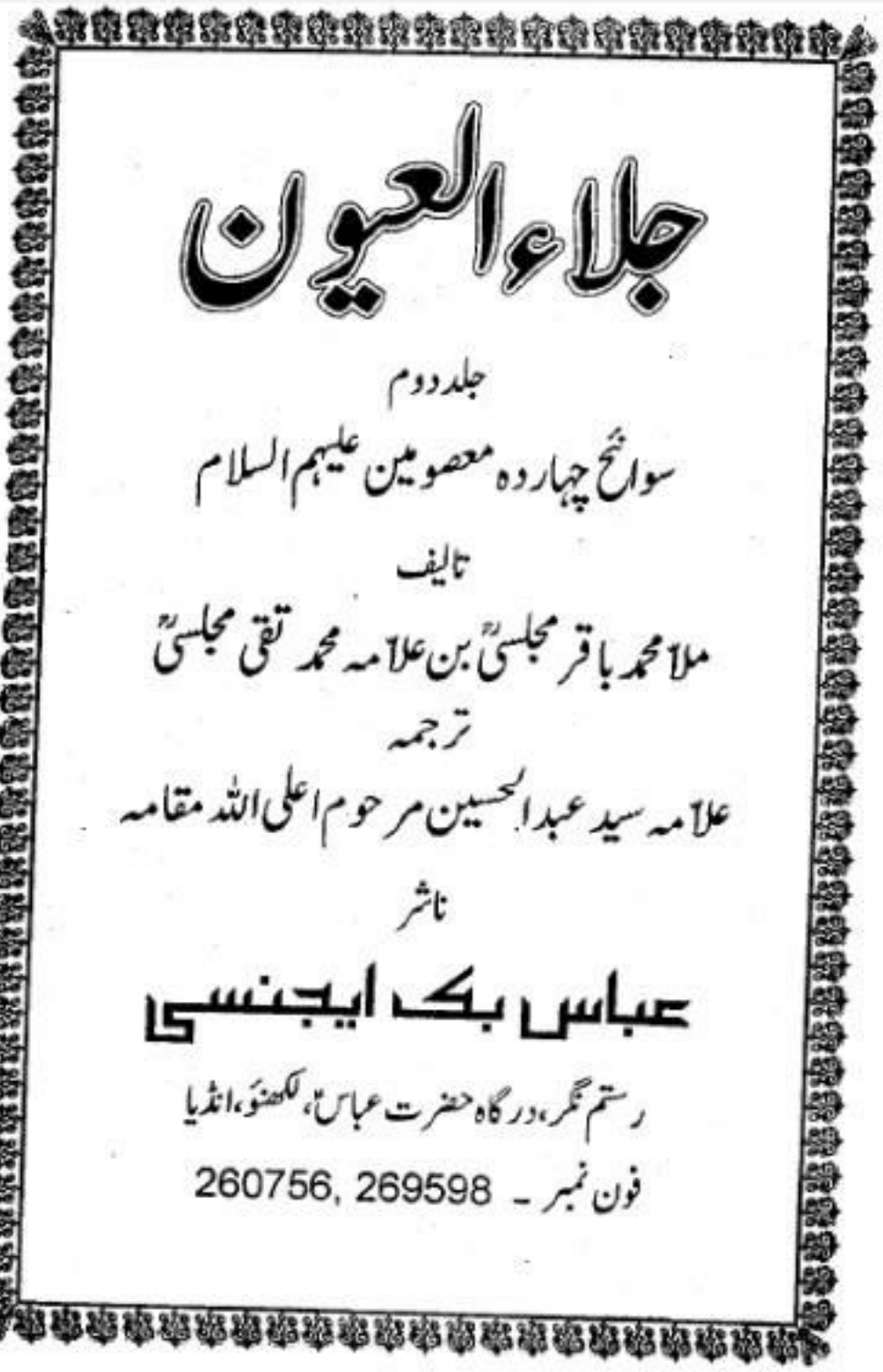

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

حضرت کے آئے مگر جب قریب آیا حضرتؑ نے فرمایا اے عمر تو مجھے بامید حکومت و جرجان قتل کرتا ہے اور تجھے امید ہے کہ پسر زیاد حرامزادہ تجھے دے دے گا قسم بخدا ہرگز تجھے میسر نہ ہوگا اور بعد میرے زندگی تجھ پر گوارا نہ ہوگی۔ اسلئے کہ جو میں نے تجھ سے بیان کیا ہے۔ اس کی خبر بزرگوں نے مجھے دی ہے جو تیرا دل چاہے وہ کر بعد میرے دنیا و عقبیٰ میں خوشی تجھے نہ ہوگی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ بہت جلد تیرا سر نیزہ پر کوفہ میں نصب کیا ہے اور لڑکے اس پر پتھر مار کر نشانہ بنا رہے ہیں یہ سن کر عمر بدگہر خوشنود ہو کے اپنے اصحاب شقاوت آب کی جانب متوجہ ہوا۔ اور کہا کیا انتظار ہے اور کیوں انکو مہلت دے رکھی ہے اور انکے اصحاب ایک لقمہ سے زیادہ نہیں بروایت دیگر امام حسینؑ نے درمیان لشکر مخالف آواز دی۔ کہ اے شیث بن ربعی اے حجاز بن الجراء اے قیس بن اشعث اے یزید بن حارث کیا تم نے مجھ کو خطوط نہیں لکھے کہ میوہ جات تیار ہو گئے اور صحرا سرسبز ہو گیا اور لشکر ہائے دوستان دیار مہیا ہو گئے بہت جلد آپ تشریف لائیے کہ ہم سب آپ کی نصرت و یاری کریں قیس بن اشعث نے جواب دیا کہ اب یہ باتیں مفید نہیں میں لڑائی سے دست بردار ہو کے اپنے پسران عم کے حکم پر رضامند ہو جاؤ کہ وہ آپ سے ارادہ بدی نہیں رکھتے حضرتؑ نے فرمایا قسم بخدا میں اپنے کو تمہارے اختیار میں دے کے ذلیل و خوار نہ ہونگا اور مثل رذیلوں کے بنوں گا۔ اور بہ رسم غلامان طوق اطاعت گردن میں نہ پہنوں گا۔ یہ فرما کر بآواز بلند حضرتؑ نے ندا کی یا عباد اللہ انی عذت بربی و ربکم ان ترجمونی اعوذ بربی و ربکم من کل متکبر لا یؤمن بیوم الحساب۔ اور اپنے اصحاب سعادت مآب کی جانب مراجعت فرما کے تہیہ حرب و ضرب کیا۔ اور مخالفین بیدین سے اور جفاکاران بزرگوار کی طرف بڑھے

حضرت حر کا لشکر سید الشہداء میں شامل ہونا

جب حرؓ بن یزید ریاحی نے دیکھا کہ آخر کار لڑائی ہوگی۔ نزدیک عمر بن سعد آیا اور کہا اے عمر ایسے بزرگ سے تو لڑے گا۔ اس نے کہا۔ ہاں ایسی جنگ کرونگا۔ کہ سر جدا ہو جائیں۔ اور ہاتھ کٹ جائیں حر نے کہا۔ ان کا سوال ہے کہ تم ان سے دستبردار ہو جاؤ۔ اس پر بھی کیا تو راضی نہیں۔ عمر نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو میں راضی ہو جاتا لیکن تمہارا امیر راضی نہیں ہوتا۔ یہ سن کے حرؓ اپنی جگہ گئے اور قرہ بن قیس سے کہا تو نے اپنے گھوڑے کو پانی دیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ قرہ کہتا ہے حرؓ یہ پوچھ کے چلے گئے۔ میں سمجھا اپنے گھوڑے کو پانی دینے گئے ہیں۔ اور اگر جانتا کہ امام حسینؑ کی طرف گئے تو میں بھی ہمراہ چلا جاتا۔ ناگاہ میں نے دیکھا۔ کہ امام حسینؑ کے لشکر کی طرف گئے تو میں بھی ہمراہ چلا جاتا۔ ناگاہ میں نے دیکھا۔ کہ امام حسینؑ کے لشکر کی طرف چلے جا رہے ہیں یہ دیکھ کر مہاجرین اوس حر پاس گیا۔ اور دیکھا۔ اس کا جسم کانپ رہا ہے مہاجر نے کہا میں تم کو شجاع ترین کوفہ جانتا تھا۔ یہ کیا حال ہو گیا ہے حر نے جواب دیا۔ وہ بات نہیں جو تو سمجھا ہے لیکن درمیان بہشت و دوزخ متردد ہوں اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیں ہرگز دوزخ قبول نہ کروں گا یہ کہہ کے گھوڑا دوڑایا۔ اور بخدمت امام حسینؑ

تحقیق از مرزا بلال بیگ

حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے شیعوں نے ہی ہمارے ساتھ غداری کی

"Baqool Hussain ra Khod farma rahai hain kah Hamarai shion nai hi hamain dhoka diya"

==========

"Jab Hussain AS ko Muslim bin Aqeel, Hani ibn Urwah aur Abdullah bin Yaqtar kai qatal honai ki khabar mili to unhon nai yai jumlai kahai:

"Hamarai Shion nai hi hamain dhoka diya" jo tum logon main sai chahai ja sakta hai to phir loog dayen aur bayen bikhartai gai yaha tak kah sirf who loog bachai jo Imam Hussain kai saath Madinah sai aiyai thai.

Shia BooK: Bihar Alanwar / Jild no. 44 and Page no.374

وقال المفيد رحمه الله: فأخرج للناس كتابا فقرأ عليهم فإذا فيه " بسم الله الرحمن الرحيم أما بعد فإنه قد أتانا خبر فظيع: قتل مسلم بن عقيل، وهانئ ابن عروة، وعبد الله بن يقطر، وقد خذلنا شيعتنا فمن أحب منكم الانصراف فلينصرف، في غير حرج، ليس عليه ذمام، فتفرق الناس عنه، وأخذوا يمينا وشمالا حتى بقي في أصحابه الذين جاؤوا معه من المدينة، ونفر يسير ممن انضموا إليه وإنما فعل ذلك لأنه عليه السلام علم أن الأعراب الذين اتبعوه إنما اتبعوه وهم يظنون أنه يأتي بلدا قد استقامت له طاعة أهلها، فكره أن يسيروا معه إلا وهم يعلمون على ما يقدمون.

---

(١) كتاب الملهوف ص ٦٤ و ٦٥، وفيه " فما بال متروك به المرء يبخل " ورواه في كشف الغمة ج ٢ ص ٢٠٢.
(2) ذكره السيد في قيس بن مسهر الصيداوي راجع المصدر ص 67.

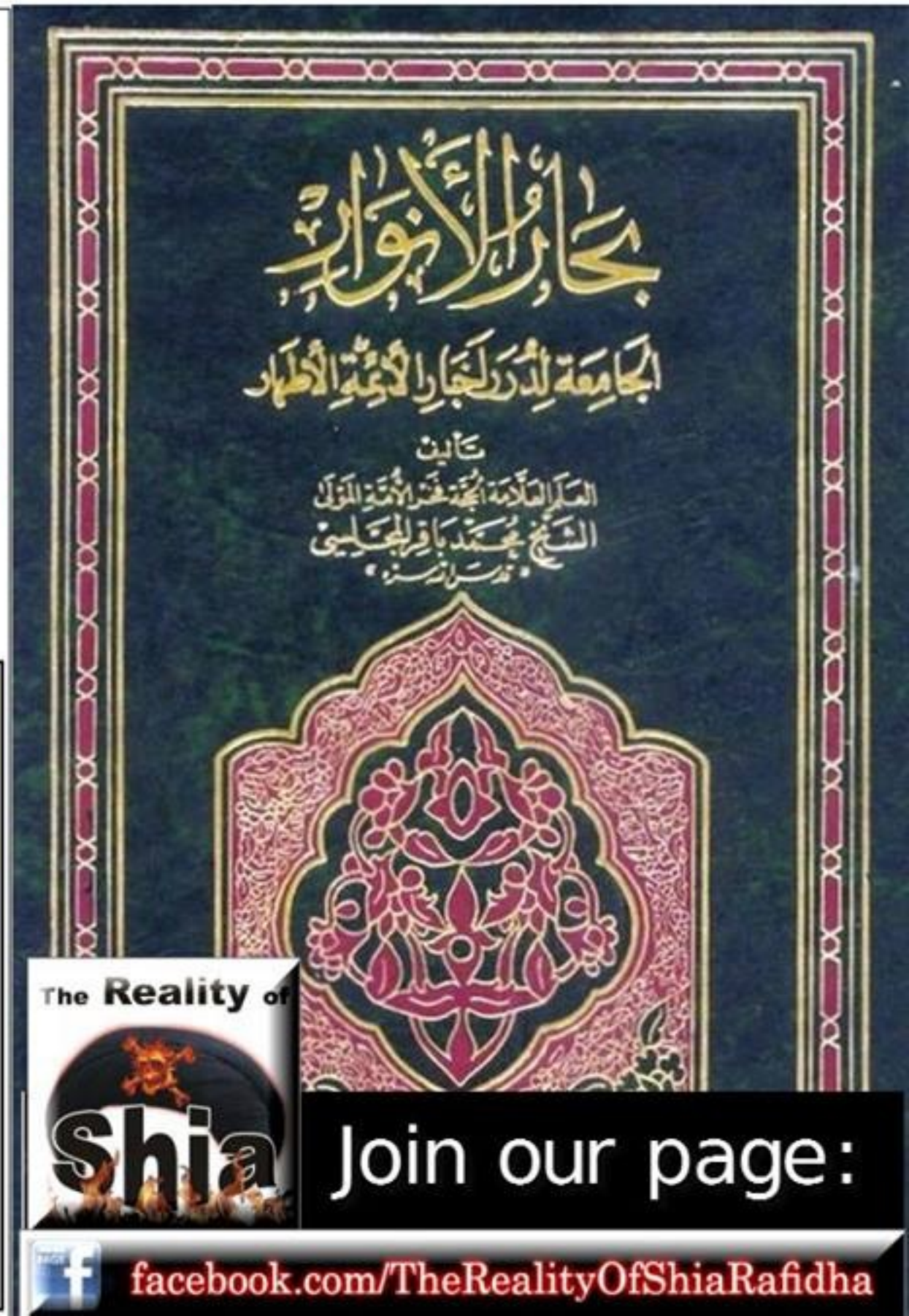

قاتلِ حسین رضی اللہ عنہ کوفی شیعہ ہیں

سیّدہ ام کلثومؑ نے اہلِ کوفہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا: "اے اہلِ کوفہ تمھارا حال برا ہو۔۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؓ کو بلایا اور ان کی مدد نہ کی اور ان کو قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔"

اور حضرت زین العابدین نے لوگوں (اہلِ کوفہ) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔۔ تم جانتے ہو میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی اور آخرکار ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔

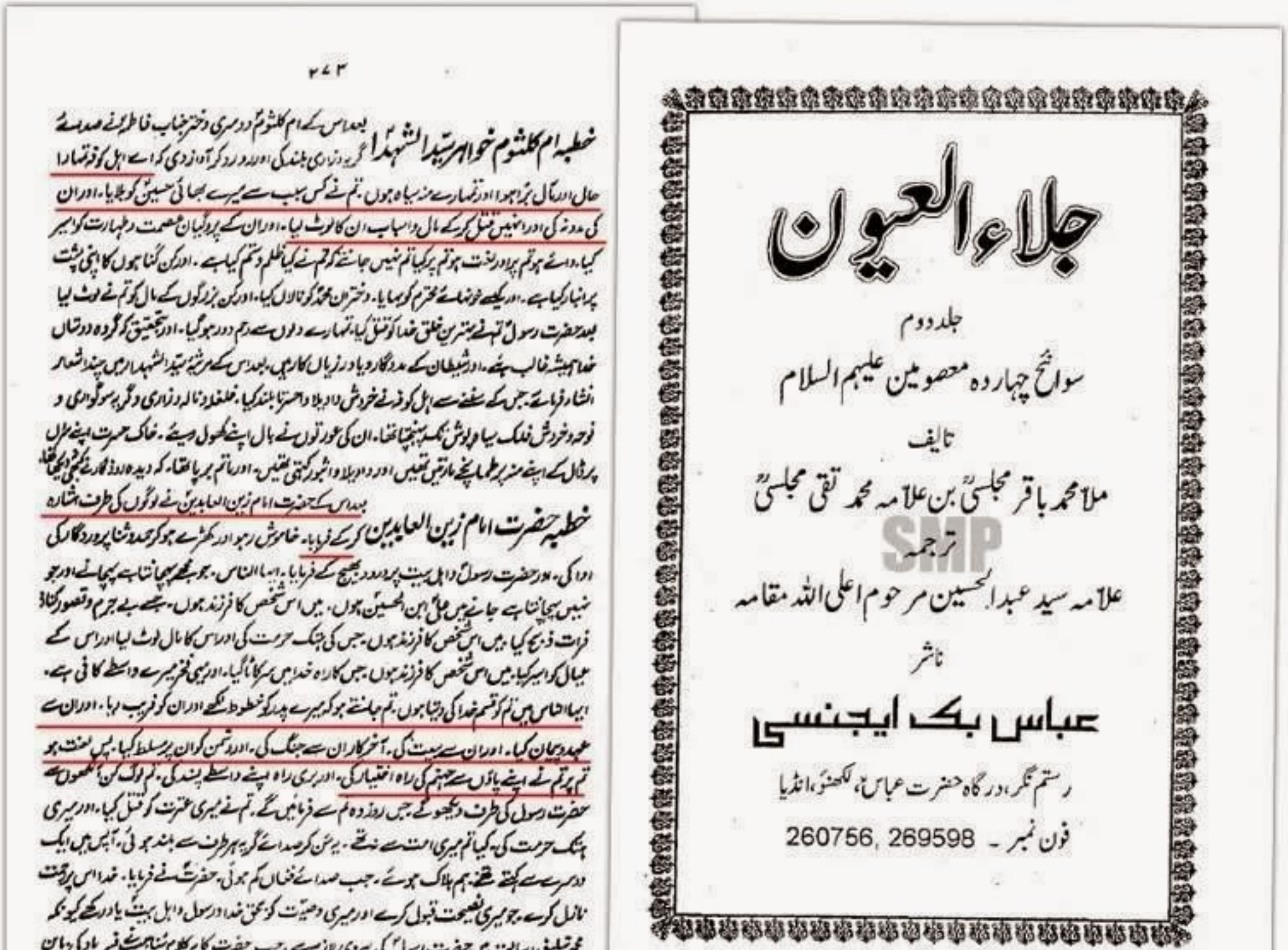

خطبہ ام کلثوم خواہر سید الشہداؑ بعد اس کے ام کلثومؑ دوسری دختر جناب فاطمہؑ نے صدائے گریہ و زاری بلند کی اور رو رو کر آواز دی کہ اے اہل کوفہ تمہارا حال اور مآل برا ہوا اور تمہارے منہ سیاہ ہوں۔ تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسینؑ کو بلایا۔ اور ان کی مدد نہ کی اور انہیں قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ اور ان کے پردگیان عصمت و طہارت کو اسیر کیا۔ وائے ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے۔ اور کن گناہوں کا اپنی پشت پر انبار کیا ہے۔ اور کیسے خونہائے محترم کو بہایا۔ دختران محمدؐ کو نالاں کیا۔ اور کن بزرگوں کے مال کو تم نے لوٹ لیا بعد حضرت رسولؐ تم نے بہترین خلق خدا کو قتل کیا۔ تمہارے دلوں سے رحم دور ہو گیا۔ اور بتحقیق کہ گروہ دوستان خدا ہمیشہ غالب ہے۔ اور شیطان کے مددگار و یاور زیاں کار ہیں۔ بعد اس کے مرثیہ سید الشہداؑ میں چند اشعار انشاء فرمائے۔ جس کے سننے سے اہل کوفہ نے خروش واویلا و احسرتا بلند کیا۔ غلغلہ و نالہ و زاری و گریہ و سوگواری و نوحہ و خروش فلک سیاہ پوش تک پہنچتا تھا۔ ان کی عورتوں نے بال اپنے کھول دیئے۔ خاک حسرت اپنے سروں پر ڈال کے اپنے منہ پر طمانچے مارتیں تھیں اور واویلا و اثبور کہتی تھیں۔ اور ماتم برپا تھا۔ کہ دیدہ روزگار نے کبھی نہ دیکھا تھا۔

خطبہ حضرت امام زین العابدین بعد اس کے حضرت امام زین العابدینؑ نے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خاموش رہو اور کھڑے ہو کر حمد و ثنا پروردگار کی ادا کی۔ اور حضرت رسولؐ و اہل بیت پر درود بھیج کے فرمایا۔ ایہا الناس۔ جو مجھے پہچانتا ہے پہچانے اور جو نہیں پہچانتا ہے جانے میں علیؑ ابن الحسینؑ ہوں۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جسے بے جرم و قصور کنارہ فرات ذبح کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کی ہتک حرمت کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کے عیال کو اسیر کیا۔ میں اس شخص کا فرزند ہوں۔ جس کا راہ خدا میں سر کاٹا گیا۔ اور یہی فخر میرے واسطے کافی ہے۔ ایہا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ میرے پدر کو خطوط لکھے اور ان کو فریب دیا۔ اور ان سے عہد و پیمان کیا۔ اور ان سے بیعت کی۔ آخرکار ان سے جنگ کی۔ اور دشمن کو ان پر مسلط کیا۔ پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور بری راہ اپنے واسطے پسند کی۔ تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسول کی طرف دیکھو گے۔ جس روز وہ تم سے فرمائیں گے۔ تم نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میری ہتک حرمت کی۔ کیا تم میری امت سے نہ تھے۔ یہ سن کر صدائے گریہ ہر طرف سے بلند ہوئی۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے تھے۔ ہم ہلاک ہوئے۔ جب صدائے فغاں کم ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ خدا اس پر رحمت نازل کرے۔ جو میری نصیحت قبول کرے اور میری وصیت کو بحق خدا و رسول و اہل بیتؑ یاد رکھے کیونکہ مجھے تبلیغ رسالت میں حضرت رسولؐ کی پیروی لازم ہے۔ جب حضرت کا یہ کلام سنا سب نے فریاد کی یا ابن

جلاء العیون

جلد دوم

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

SMP

رضوان حسن

قاتل امام حسینؓ (رض) شمر ملعون امام حسن (رض) کی فوج میں تھا (اعتراف)

علامہ جواد مغنیہ معروف لبنانی شیعہ عالم لکھتے ہیں " اگر امام حسن (رضی اللہ عنہ) صلح نا کرتے تو امام حسین (رضی اللہ عنہ) کی طرح قتل کر دیئے جاتے کیونکہ جن لوگون نے کربلا میں امام حسین اولاد حسین، اور اصحاب حسین (رضی اللہ عنھم) کا خون بہایا ان میں سے اکثر معاہدہ صلح سے پہلے امام حسن (رضی اللہ عنہ) کی فوج میں تھے مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل شمر بن ذی الجوشن (ملعون جھنمی)

رہتے تھے۔ مذکورہ اشخاص میں سے ایک نے آپ پر حالت نماز میں تیر پھینکا لیکن آپ کو کوئی گزند نہ پہنچی۔ معاویہ نے سیاسی رشوت کے طور پر شبث بن ربعی، عمرو بن حریث اور حجار بن ابجر سے کہا کہ اگر وہ امام حسنؓ کو قتل کردیں تو وہ اپنی بیٹیاں اُن سے بیاہ دے گا۔ اگر امام حسنؓ صلح نہ کرتے تو امام حسینؓ کی طرح قتل کر دیے جاتے کیونکہ جن لوگوں نے کربلا میں امام حسینؓ، اولاد حسینؓ اور اصحاب حسینؓ کا خون بہایا تھا اُن میں سے اکثر معاہدۂ صلح سے پہلے امام حسنؓ کی فوج میں تھے مثلاً امام حسینؓ کا قاتل شمر بن ذی الجوشن۔

(۴) آپ اپنے چچا زاد بھائی مغیرہ بن نوفل کو کوفہ میں اپنا نمائندہ مقرر کرکے معاویہ سے جنگ کرنے روانہ ہوگئے۔ نخیلہ پہنچ کر آپ فوج جمع کرنے کے لئے دس دن وہاں رکے۔ تاہم بہت سے لوگ جنھوں نے نصرت کا وعدہ کیا تھا آپ سے دور رہے۔ نخیلہ کی چھاؤنی میں صرف چار ہزار آدمی حاضر ہوئے چنانچہ امام واپس کوفہ گئے اور آپ نے لوگوں سے کہا کہ وہ آپ کے ساتھ جہاد کرنے چلیں۔ آپ نے لوگوں کو سرزنش کی اور فرمایا کہ تم اُسی طرح مجھے دھوکا دے رہے ہو جس طرح تم نے میرے والد بزرگوار کو دیا تھا۔ امام حسنؓ نے عبید اللہ ابن عباس[1] کو بارہ ہزار کے لشکر کا سالار بنا کر عراق کی سرحدوں کا دفاع اور معاویہ سے جہاد کرنے کے لئے بھیجا لیکن معاویہ نے چالبازی سے کام لیتے ہوئے اس فرنٹ لائن کمانڈر کو لکھا کہ اگر تم میری اطاعت قبول کرلو تو میں تمھیں دس لاکھ درہم دوں گا۔ عبید اللہ نے یہ بات مان لی اور راتوں رات معاویہ کی اطاعت قبول کرلی۔ معاویہ نے اُسے دس لاکھ درہم بھجوائے۔ معاویہ کی اس عظیم فتح کے نتیجے میں امام حسنؓ کی فوج کے سرداروں نے کمال ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغاوت کردی اور آپ کا حکم

۱۔ عبید اللہ بن عباس، ابن عباسؓ کے چھوٹے بھائی تھے۔ امام علیؓ کے عہد خلافت میں عبید اللہ یمن کے امیر اور ۳۷ھ تا ۳۸ھ امام علیؓ کی طرف سے کاروان حج کے امیر تھے۔

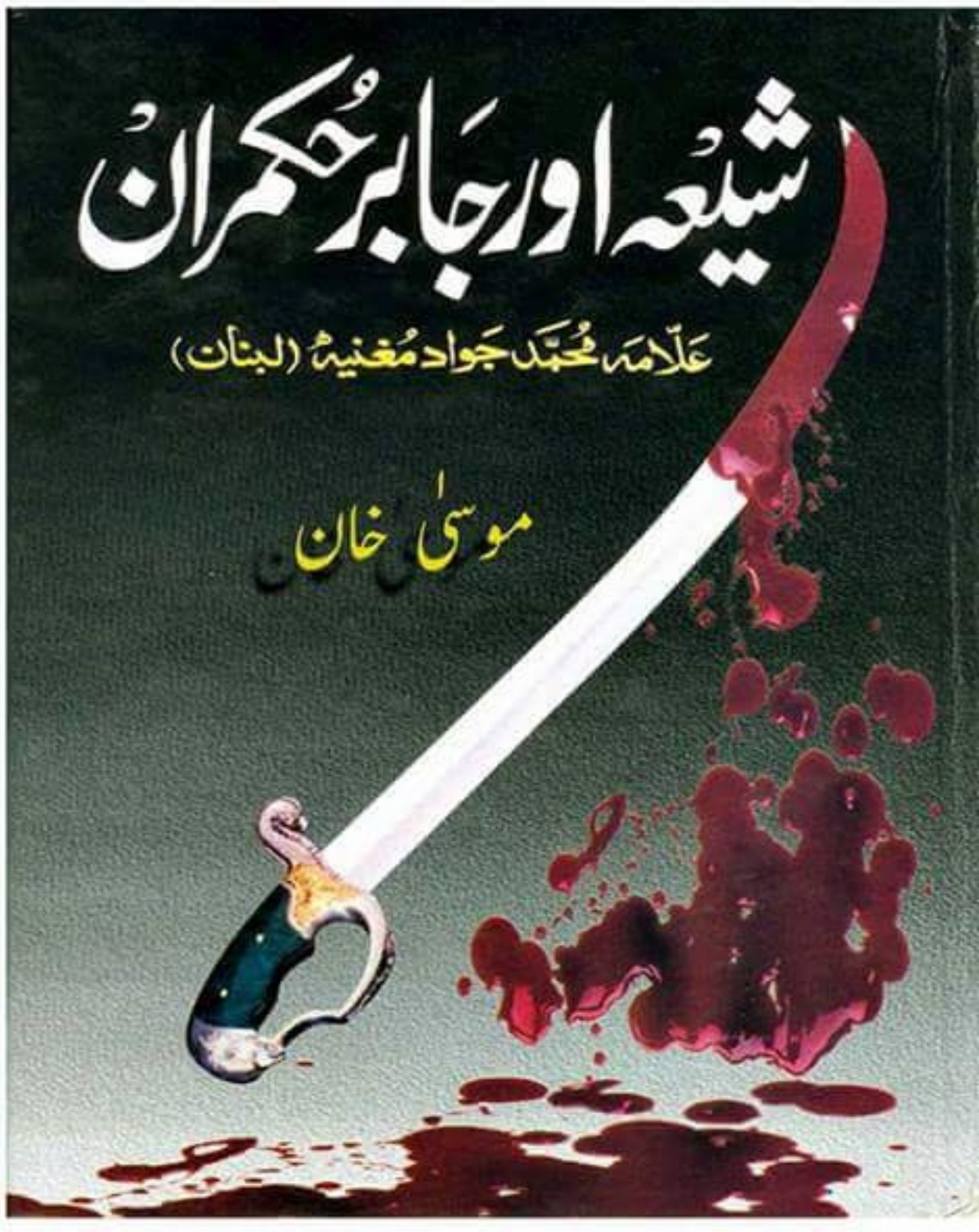

قاتل حسین رضی اللہ عنہ اصل کوفی شیعہ ہی ہیں

سیدنا علیؓ اور ان کے بیٹے سے بھی انہوں نے ہی دغابازی کی تھی

بعد رو کر کہنے لگے۔ ”مجھ میں اب نیزہ و تلوار پکڑنے کی طاقت نہیں رہی۔ میں آپ کے بعد راحت سے نہیں رہوں گا“۔ یہ کہہ کر امام حسین علیہ السلام کو اس طرح الوداعی کلمات کہے۔ ”اے شہید مظلوم! تجھے خدا کے سپرد کرتا ہوں“۔

امام حسین علیہ السلام ہشام اور عبداللہ بن عباس کی گفتگو

ہشام و عبداللہ بن عباس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ ابن عباس کہنے لگے۔ ”اے میرے برادر عم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا عراق جانے کا ارادہ ہے؟“۔ آپ نے فرمایا۔ ”ہاں ایسا ہی ارادہ ہے“۔ ابن عباس نے کہا۔ ”اے برادر عم! آپ ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہیں جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور بھائی سے دغابازی کی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دغابازی کریں گے۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہاں سے نہ جائیں“۔ لیکن امام حسین علیہ السلام ان کی اس بات پر رضامند نہ ہوئے۔

عبداللہ بن زبیر کی امام حسین علیہ السلام سے گفتگو

عبداللہ بن زبیر امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کچھ دیر تک یوں گفتگو کرتا رہا۔ ”میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ ہم نے اس خلافت کے منصب پر غیروں کو قبضہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟“۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اہل کوفہ کے بزرگوں اور شیعوں نے مجھے خط لکھا کر وہاں آنے کی درخواست کی ہے“۔ یہ سن کر عبداللہ بن زبیر وہاں سے چلا گیا۔

عبداللہ بن عباس کی دوسری بار گفتگو

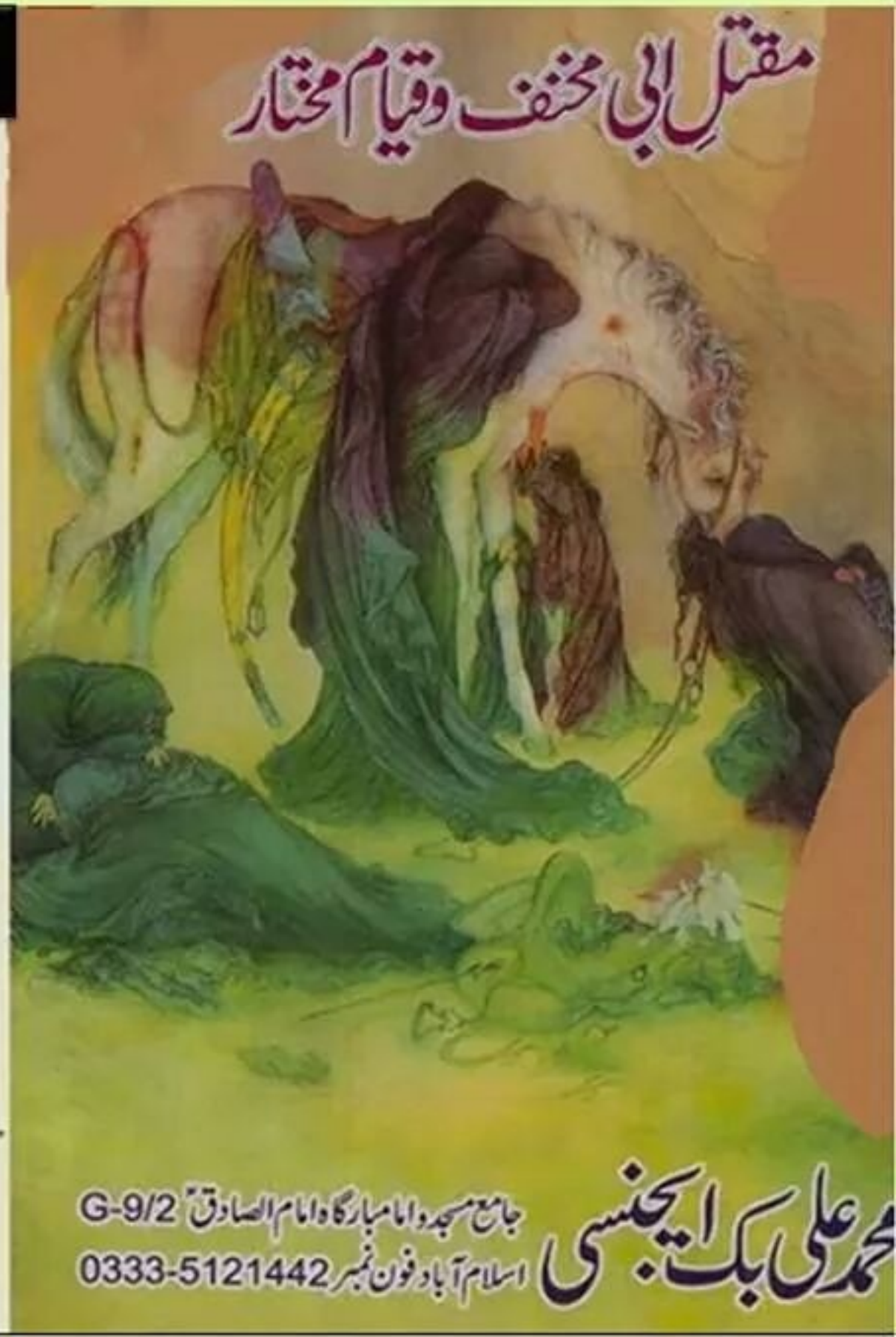

ثلاثين عاماً على رحلة الرسول الأكرم !

وبعد مضي خمسين عاماً على تلك الرحلة فقد صار يزيد بن معاوية هو الخليفة ، والوصي ، على شؤون المسلمين ، وقام بقتل ابن النبي بذلك الشكل الفجيع وعلى أيدي جماعة من المسلمين ، كانت تنطق بالشهادتين وتُصلي ، وتؤدي مناسك الحج وتُدير معاملاتها كافة طبقاً للتعاليم الإسلامية ، وتُزوّج أبناءها ، وتدفن موتاها في مقابر المسلمين .

وهذه الجماعة لم تكن قد تنكرت للإسلام ـ وإلاّ لما كان هناك لغزٌ مُحيّر في مسلسل الحدث ـ ولا كانت تُنكر حرمة مقام الإمام الحسين ، أو اعتقدت ـ أعوذ بالله ـ بخروج الحسين على الدين ، بل إنها كانت تعتقد بالتأكيد بأفضلية الإمام الحسين على يزيد .

والآن كيف تمكن حزب أبي سفيان من استلام السلطة أساساً ، ومن ثم ماذا حدث حتىٰ صار المسلمون، بل وشيعتهم هم قتلة الإمام الحسين (ع) ، بالرغم من عدم اعتقادهم باستحقاقه للقتل ، بل حتىٰ إنهم كانوا يحترمون دمه أكثر من دم أي مسلم آخر ؟!

فمن ناحية استلام السلطة من قِبَل حزب أبي سفيان ، ينبغي الإشارة هنا إلى أنّ أحد الأمويين ، ممن لم يكن لهم سابقة سيئة بين المسلمين الأوائل ، كان قد وصل إلى سدة الخلافة .

وهذا بدوره أفسح المجال لإيجاد موطىء قدم للأم الحكومة الإسلامية ، بحيث إنهم صاروا يُطالبون بملكية الخ ما صرّح به مروان بن الحكم أمام الثوار الذين كانوا قد أ هذا بالإضافة إلى أنّ موطىء القدم هذا كان قد هُيئت ا الخليفة عمر ، الذي بدوره ساهم في صعود الأمويين للسل لمعاوية واليأً على بلاد الشام وسورية ، الغنية خصوصاً ، إذ اللغز الذي لم نجد له حلاً ، لكون عمر كان يجري تع

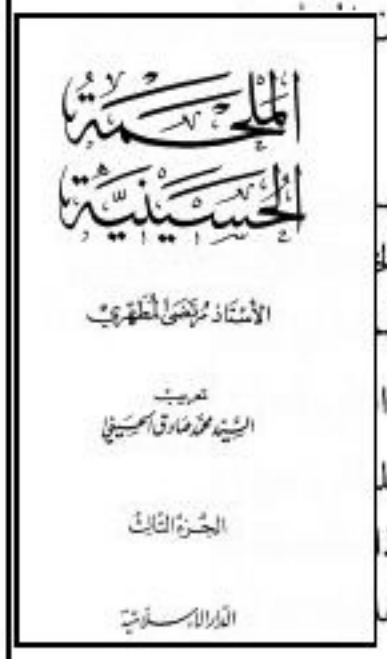

الشیعہ عالم مرتضی المطہری نے اعتراف کیا کہ حسین (ع) کو انہی کے شیعہ نے ھی قتل کیا

Shia Scholar Murtada Almutahri claimed that actually Shia of Hussain (AS) they killed him

Join our page:

facebook.com/ansarulsunnah

ثلاثين عاماً على رحلة الرسول الأكرم !

وبعد مضي خمسين عاماً على تلك الرحلة فقد صار يزيد بن معاوية هو الخليفة ، والوصي ، على شؤون المسلمين ، وقام بقتل ابن النبي بذلك الشكل الفجيع وعلى أيدي جماعة من المسلمين ، كانت تنطق بالشهادتين وتُصلي ، وتؤدي مناسك الحج وتُدير معاملاتها كافة طبقاً للتعاليم الإسلامية ، وتُزوّج أبناءها ، وتدفن موتاها في مقابر المسلمين .

وهذه الجماعة لم تكن قد تنكرت للإسلام ـ وإلاّ لما كان هناك لغزٌ مُحيّر في مسلسل الحدث ـ ولا كانت تُنكر حرمة مقام الإمام الحسين ، أو اعتقدت ـ أعوذ بالله ـ بخروج الحسين على الدين ، بل إنها كانت تعتقد بالتأكيد بأفضلية الإمام الحسين على يزيد .

والآن كيف تمكن حزب أبي سفيان من استلام السلطة أساساً ، ومن ثم ماذا حدث حتىٰ صار المسلمون، بل وشيعتهم هم قتلة الإمام الحسين (ع) ، بالرغم من عدم اعتقادهم باستحقاقه للقتل ، بل حتىٰ إنهم كانوا يحترمون دمه أكثر من دم أي مسلم آخر ؟!

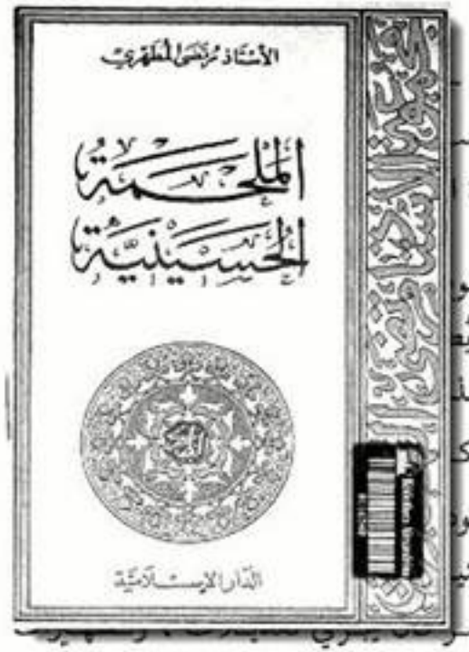

فمن ناحية استلام السلطة من قِبَل
إلى أنّ أحد الأمويين ، ممن لم يكن لهم س
المسلمين الأوائل ، كان قد وصل إلى سدة

وهذا بدوره أفسح المجال لإيجاد مو
الحكومة الإسلامية ، بحيث إنهم صاروا يُ
ما صرّح به مروان بن الحكم أمام الثوار الذ
هذا بالإضافة إلى أنّ موطىء القدم هذا ك
الخليفة عمر ، الذي بدوره ساهم في صعو
لمعاوية واليا على بلاد الشام وسورية ، الغنيّ
اللغز الذي لم نجد له حلاً ، لكون عمر

حسین رضی اللہ عنہ کو کس نے شہید کیا؟

Who killed Husain R.A?

شیعہ عالم استاد مرتضی المطہری اپنی کتاب : الملحمة الحسينية/ جلد 3/ صفحہ 6 میں لکھتا ہے :

"امام حسینؓ کے اپنے شیعوں نے ہی انہیں قتل کیا تھا"

SHIITIE SCHOLAR USTAAD MURTADHA ALMUTAHRI SAID IN HIS BOOK

AL MALHAMAH ALHUSAINIYAH / PART 3 / PAGE 6

"IMAM HUSSAIN (AS) KILLED BY HIS OWN SHIITIES"

facebook.com/ansarulsunnah

امام زین العابدین بن حسینؓ کا فرمان

قاتلان حسینؓ خود شیعہ کافر ھی ھیں

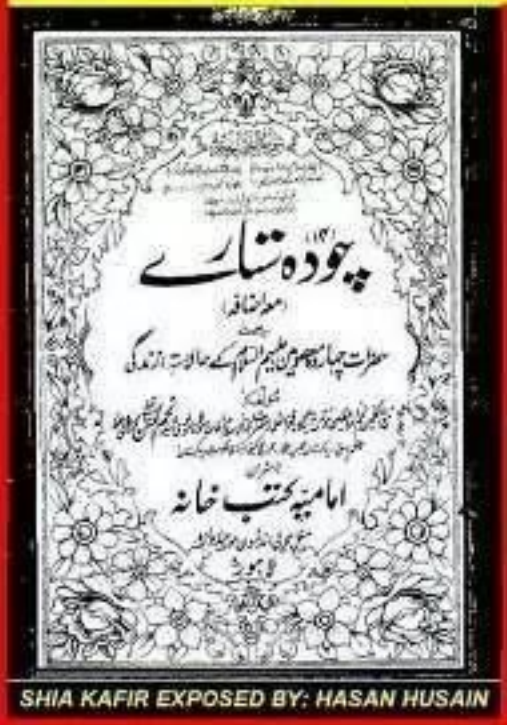

کوفہ میں آپ کا خطبہ

کتاب لہوف ص۱۰۵ میں ہے کہ کوفہ پہنچنے کے بعد امام زین العابدینؑ نے لوگوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا، سب خاموش ہو گئے، آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا کی۔ حضرت رسول صلعم کا ذکر کیا۔ ان پر صلوٰۃ کا بھیجی۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہی ہے۔ جو نہیں پہچانتا اُسے میں بتاتا ہوں۔ میں علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کی بے حرمتی کی گئی جس کا سامان لوٹ لیا گیا۔ جس کے اہل و عیال قید کر دیئے گئے۔ میں اس کا فرزند ہوں جو ساحل فرات پر ذبح کر دیا گیا، اور بغیر کفن و دفن چھوڑ دیا گیا اور (شہادت حسینؑ) ہمارے فخر کے لیے کافی ہے۔ اے لوگو! میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں ذرا سوچو! تم نے ہی میرے پدر بزرگوار کو خط لکھا اور پھر تم نے ہی ان کو دھوکا دیا۔ تم نے ہی ان کے ساتھ عہد و پیمان کیا اور ان کی بیعت کی اور پھر تم نے ہی ان کو شہید کر دیا۔ تمہارا برا ہو کہ تم نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان مہیا کر لیا۔ تمہاری رائیں کس قدر بری ہیں۔ تم کن آنکھوں سے رسول اللہ صلعم کو دیکھو گے۔ جب رسول صلعم

کتاب: چودہ ستارے ص ۲۸۳: ۲۸۴ مصنف: نجم الحسن کراروی

۲۸۴

تم سے باز پرس کریں گے کہ تم لوگوں نے میری عترت کو قتل کیا۔ اور میرے اہل حرم کو ذلیل کیا۔ اس لیے تم میری امت میں نہیں۔

جگر گوشہء رسول کو دھوکہ دینے والے شیعہ کافر پر لعنت

شیعہ

نے امام حسین رضہ کو قتل کیا

IMAMKHAN

امام حسین رضہ کا سر قلم کرنے والا شمر بن ذی الجوشن

۱ حضرت علی رضہ کا سالا تھا اُن کی ایک بیوی کا بھائی تھا

۲ شیعہ مجتہد محمد عباس قمی اپنی کتاب ، سفینتہ النجات جلد 4

صفحہ 492 میں لکھتا ہے ،،میں کہتا ہو ں

شمر صفین کے روز امیر المومنین علیؑ کی فوج میں تھا

شیعہ نے امام حسین کو قتل کیا

امام حسین ؓ کا سر قلم کرنے والا شمر بن ذی الجوشن

۱ حضرت علی ؓ کا سالا تھا اُن کی ایک بیوی کا بھائی تھا

۲ شیعہ مجتہد محمد عباس قمی اپنی کتاب ، سفینتہ النجات جلد 4 صفحہ 492 میں لکھتا ہے ،،میں کہتا ہو ں

شمر صفین کے روز امیر المومنین علیؑ کی فوج میں تھا

شیعہ روافض کے علامہ باقر مجلسی کا اقرار جرم

امیر یزید رحمہ اللہ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل کو قتل کرنے کا حکم دیا

رافضی مصنف ملا باقر مجلسی لکھتا ہے کہ :

" قطب راوندی نے اعمش سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے میں کعبہ میں طواف کرتا تھا ناگاہ میں نے دیکھا ایک شخص دعا کر کے کہتا ہے خداوند مجھے بخش دے مگر میں جانتا ہوں تو نہ بخشے گا جب میں نے اس سے سبب نا امیدی پوچھا وہ مجھ کو حرم سے باہر لے گیا اور کہا میں ان میں سے ہوں جو عمر بن سعد لعین کے لشکر میں تھے اور ان چالیس نفر سے ہوں جو امام حسین کا سر شام لے گئے اور راہ میں بہت معجزات سر بزرگوار سے مشاہدہ کئے جب ہم دمشق میں داخل ہوئے جس روز اس سر مطہر کو یزید کی مجلس میں لیے جاتے تھے قاتل نے سر مبارک اٹھا کر یہ رجز پڑھا کہ میری پر کو طلا و نقرہ سے بھر دے اس لئے کہ میں نے بادشاہ بزرگ کو قتل کیا اور میں نے اس شخص کو قتل کیا جو سب سے افضل ہے یزید نے کہا جبکہ تو جانتا تھا کہ وہ ایسے بزرگ ہیں پھر کیوں ان کو قتل کیا۔ بعد اس کے اس ملعون کے قتل کا حکم دیا۔"
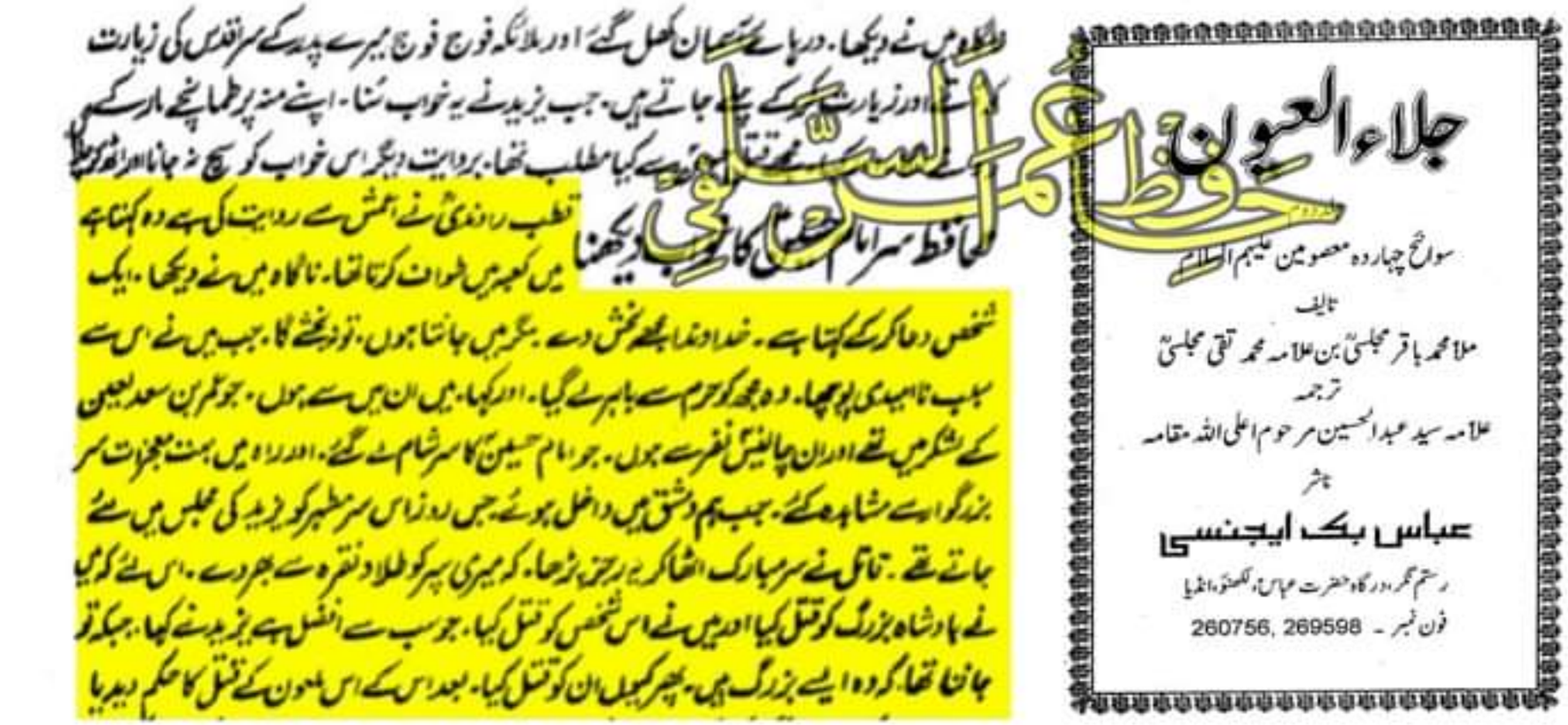
(جلاء العیون ج 2 / 298) ۲۱۸